سوال

(1164) عورتوں کا بلاضرورت بازار جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سی عورتیں ضرورت سے اور کبھی بلاضرورت بھی بہت زیادہ بازار جاتی ہیں، اوران کے ساتھ ان کا کوئی محرم بھی نہیں ہوتا، جبکہ بازار میں فتنے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورت کااپنے گھر میں رہنا اس کے لیے انتہائی خیر کا باعث ہے، جیسے کہ حدیث میں آیا ہے: 'و بیوتھن خیر لھن' اوراسے باہر آنے جانے کی کھلی چھوٹ دینا ان قواعد وضوابط کے خلاف ہے جو شریعت نے اس عورت کے تحفظ اور فتنوں سے بچاؤ کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ اور مردوں کے لیے ضروری ہے کہ فی الواقع مرد ثابت ہوں۔ اللہ نے فرمایا ہے:

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ ۳٤ ... سورة النساء

''مرد عورتوں کے حاکم نگہبان ہیں، بسبب اس کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہوئی ہے۔''

اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں میں بھی دشمنان دین کی تقلید میں گھر کی سرداری و سربراہی عورتوں کے ہاتھ میں آ رہی ہے اور مردوں کے معاملات کی یہ عورتیں نگہبان اور منظم بن رہی ہیں۔ اور تعجب ہے کہ یہ لوگ ترقی یافتہ اور مہذب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ افسوس ہے ایسی ترقی اور تہذیب پر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ قوم ہرگز فلاح اور کامیاب نہیں ہو سکتی جنھوں نے اپنے معاملات عورتوں کے سپرد کر دیے ہوں۔'' (صحیح بخاري، کتاب المغازي، باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسري وقیصر، حدیث: 4163 وسنن الترمذي، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لانھی عن سب الریاح (باب منه)، حدیث: 2262 وسنن النسائی، کتاب آداب القضاة، باب النھی عن استعمال النساء فی الحکم، حدیث: 5388۔)

ہم ان عورتوں کے متعلق یہی جانتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر کسی کم عقل اور ناقص دین کو نہیں پایا جو کسی سمجھدار بندے کی عقل کو مارلینے والی ہو۔'' (صحیح بخاري،کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، حدیث: 298، و صحیح مسلم،کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث: 79، و صحیح ابن خزیمة: 368/3، حدیث: 2045۔)

الغرض مردوں پر واجب ہے کہ جو سربراہی اور قوامیت اللہ نے ان کو دی ہے، اس کو عمل میں لائیں۔

اگر کہیں معاملہ اس کے برعکس ہو تو بھی برا ہے کہ آدمی اس قدر بد خلق بن جائے کہ عورت کو اپنے عزیز و اقارب سے ملنے سے بھی منع کر دے جیسے کہ ماں، باپ، بھائی، چچا اور ماموں وغیرہ رشتہ دار ہوتے ہیں، جہاں کوئی فتنہ نہیں ہوتا، اور اسے کہنے لگے کہ تو ہرگز کسی طرح گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، تجھے گھر ہی میں پابند رہنا پڑے گا، اور (غلط طور پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنائے: (ہن عورن عندکم) ''یہ تمہاری اسیر اور پابند ہیں۔'' (سنن الترمذي،کتاب الرضاع، باب حق المراۃ علی زوجھا، حدیث: 1163۔) (اور یہ کہے:) تو میری اسیر ہے، تو کہیں آ جا نہیں سکتی اور نہ کوئی تیرے پاس آ سکتا ہے اور نہ تو کسی دینی بہن سے مل سکتی ہے وغیرہ، تو یہ باتیں غلط ہیں۔ دین اور دونوں کے بین بین ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 812

محدث فتویٰ